42950 - وضعی قوانین پڑھانے کا حکم

سوال

وضعی قوانین کی تدریس کا حکم کیا ہے؟
اور اس پر لی جانے والی تنخواہ کا حکم کیا ہو گا ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

وضعی قوانین اس نیت سے پڑھنا اور پڑھانا کہ اس کی غلطیاں بیان کی جائیں، اور اس کا بطلان ظاہر کرنے کے لیے، اور شریعت اسلامیہ کی بلندی اور شرف بیان کرنے کے لیے اور انسانوں کے ہر قسم کے حالات میں شریعت اسلامیہ کا شمول اور صالح ہونا ثابت کرنا، کہ یہ شریعت ان کی عبادات، معاملات کے لیے صالح اور بہتر ہے، نہ کہ قوانین وضعیہ، تو اس بنا پر قوانین وضعیہ پڑھنا اور پڑھانا جائز ہیں.

اور جب ضرورت پیش آئے تو یہ قوانین پڑھنے اور پڑھانے واجب ہو جاتے ہیں: وہ اس شکل میں کہ حق کو حق ثابت کرنے کے لیے اور باطل کو باطل، اور امت کو ان قوانین سے متنبہ کرنے کے لیے، تا کہ امت اسلامیہ اپنے دین کی حفاظت کرسکے، اور اس میں محرفین کے شبہات سے دھوکہ نہیں کھائیں گے، اور نہ ہی ان قوانین کو نافذ کرنے والوں کے شبہات میں آئیں گے، تو اس طرح کے عمل کی اجرت لینی جائز ہے.

لیکن ان وضعی قوانین کو اس نیت اور مقصد کے تحت پڑھنا اور پڑھانا کہ ان قوانین میں رغبت ہو، اور اس کی ترویج کی جاسکے، اور اسے شریعت اسلامیہ کے برابر لایا جائے، یا اس طرح کا ثابت کیا جائے، تو یہ اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت و عداوت، اور صریحا کفر، اور سیدھی راہ سے ہٹنا ہے، اور اس پر اجرت لینا حرام اور شر علی شر ہے.

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ ہمیں عافیت سے نوازے اور ذلت و خذلان سے ہم اس کی پناہ میں آتے ہیں.

اللہ تعالی ہی توفیق بخشنے والا ہے.

ماخوز از: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (23 / 497)

مزید تفصیل کے لیے سوال نمبر (12874) کا جواب ضرور دیکھیں.

والله اعلم .